دجال قادیانی پر میری مباہلہ کا اثر نمبر ۲

ناظرین آگاہ ہونگے کہ قادیانی کرشن نے ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے مجھکو سخت تکلیف پہونچائی ہے میرے سلسلہ کو ہلا دیا ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ جو ہم دونوں (مرزا اور خاکسار) میں سے جھوٹا ہے خدا اسکو سچے کی زندگی میں ہلاک کرے یا موت جیسی کسی مصیبت میں مبتلا کرے - خدا کی شان ابھی اس دعا کو پانچ ہی مہینے گذرے تھے کہ مرزا صاحب کا محبوب بیٹا جس کی شادی کو پندرہ روز ہی گذرے تھے مرزا کو دائمی مفارقت کا داغ دے گیا جس سے مرزا صاحب اور انکی بیوی بلکہ تمام متعلقین پر سخت موت جیسی مصیبت آئی - اس امر کا اظہار اور مفصل ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں کیا گیا ہے کہ یہ میرے ساتھ مباہلہ کا اثر تھا مگر آج میں ایک اور طرح سے اس مباہلہ کا اثر ثابت کرتا ہوں -

مرزا صاحب کا عام اصول ہے کہ جو دعا بطور مباہلہ کے کی جاوے اسکا اثر ایک سال تک ہوتا ہے ایک سال سے متجاوز نہیں ہوتا اور اسی کو وہ سنت انبیاء قرار دیا کرتے ہیں چنانچہ ایک اشتہار میں جو مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری کے جواب میں ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ کو نکالا تھا آپ رقم طراز ہیں :-

"کل ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کو ایک قطعہ اشتہار مولوی غلام دستگیر صاحب میرے پاس پہونچا جس میں مولوی صاحب موصوف مباہلہ کے لئے مجھے بلاتے ہیں اور ۲۵ شعبان ۱۳۱۴ھ تک تاریخ مقرر کرتے ہیں - مگر ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی ہے کہ اسی وقت مولویصاحب پر کوئی عذاب نازل ہو - اگر بعد میں ایک سال کے اندر نازل ہوا تو پھر وہ منظور نہیں - مگر میں ناظرین کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ مولوی صاحب کی سراسر زبردستی ہے تمام احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی میعاد اثر مباہلہ کی ایک برس رکھا ہے ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے وحی پاکر اپنے مباہلہ کا اثر بہت جلد مباہلین پر وارد ہونیوالا بیان فرمایا ہے

سواس سے برس کی میعاد منسوخ نہیں ہو سکتی کیونکہ حدیث میں جو ایک برس کی قید ہے کیونکہ حدیث میں جو ایک برس کی قید ہے اُس سے بھی یہ مراد نہیں ہے کہ برس کا پورا گذر جانا ضروری ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ برس کے اندر عذاب نازل ہو۔ گو دو منٹ کے بعد نازل ہو جائے۔ سو میں بھی اس بات پر ضد نہیں کرتا کہ ضرور برس پورا ہو جائے۔ شائد خدا تعالیٰ بہت جلد اس تکفیر اور تکذیب کی پاداش میں آسمانی عذاب نازل کرے مگر مجھے معلوم نہیں کہ برس کے کس حصے میں یہ عذاب نازل ہوگا۔ آیا ابتدا میں یا درمیان میں یا اخیر میں۔ اور میں مامور ہوں کہ مباہلہ کے لئے برس کی میعاد پیش کروں۔"

اشتہار مذکور کے علاوہ آپ اپنی کتاب سر الخلافہ میں شیعوں کو مخاطب کرکے للکارتے ہیں کہ آؤ میرے ساتھ مباہلہ کرو پھر اگر میری دعا کا اثر ایک سال تک ظاہر نہ ہو تو تم سچے اور میں جھوٹا (ملخصاً)

ناظرین! ان دونوں اقراروں کو ملحوظ رکھکر ذرا انصاف کیجئے کہ مرزا صاحب کو میرے حق میں دعا بد کئے ہوئے جسکو وہ اور اُن کے دام افتادہ مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں آج کامل ایک سال سے کچھ روز زیادہ گذر چکے ہیں مگر یہ خاکسار بفضلہ تعالیٰ اپنی ذات خاص میں اپنے اہل و عیال میں بالکل تندرست اور ہمہ تن فضل الٰہی کا مورد رہا۔ اور ہے۔

ان واقعات کو ملحوظ رکھکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مرزا جی کی دعاء مباہلہ کا اثر کچھ ظاہر ہوا؟ جب نہیں ہوا اور سال کامل گذر چکا ہے تو اب مرزا جی کے کاذب۔ مکار۔ ابلہ فریب اور مفتری ہونے میں کیا شک رہا۔

مرزائی دوستو! خدارا ذرہ سوچ سمجھکر اسکا جواب دینا۔ مرزائیو! ؎

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو ✦ ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

ایسے واقعات میں مرزا جی کی طرف سے ایک ہی جواب ہوا کرتا ہے کہ میرا مخالف چونکہ دل میں ڈر گیا ہے اس لئے میری زد سے محفوظ رہا۔ سو میری بابت اگر یہ خیال جناب کذب آب کو گذرے تو آپ اس سال کے اہلحدیث کے علاوہ مرقع قادیانی کے رسالے ملاحظہ فرمادیں کہ کس کس طریق سے آپکی خاطر مدارک میں ایڈریس پیش کئے ہیں اور کیا کیا آپکے چھپے راز کھولے ہیں۔ غرض میرے مقابلہ پر آپ یہ جواب دیگر بھی اپنا پیچھا نہیں چھوڑا سکتے۔ تیر یہ بات

واضح اور اظہر من الشمس ہے کہ جناب مرزا صاحب کو میرے ساتھ مباہلہ کرنے میں نہایت اور حد درجہ کی ذلت اُٹھانی نصیب ہوئی ہے - اور آپکی خاموشی بھی زبان حال سے نیم رضا کا مفہوم ادا کر رہی ہے - اور اس بات کا مرزا صاحب کو صاف اقرار ہے کہ اس مباہلہ میں ثناء اللہ کو نہ موت آئی اور نہ موت جیسی مصیبت پہونچی - بلکہ اعلیحضرت ہی کا پیارا بیٹا مبارک احمد عین شادی کے ایام میں مر کر اپنے بوڑھے باپ کو موت جیسی مصیبت میں ڈال گیا - باوجودیکہ مرزا جی کی اُس وقت کی دعاؤں کی جو حالت تھی اُس سے آپکی ناخنوں تک زور لگانے کا پتہ ملتا ہے - مگر اتنی التجاؤں اور الحاحوں کے بعد بھی موت جیسی نامبارک تکلیف میں پڑنے سے نہ ہی بچ سکے آہ! ؎

ملک الموت کو یہ ضد کہ میں جاں لیکے ٹلوں ✤ سر بسجود مسیحا کہ میری بات رہے

ورنہ اگر خدانخواستہ مجھے بھی مباہلہ کے اعلان سے لیکر آج (ایک سال کے عرصہ) تک کوئی ایسی تکلیف پہونچتی یا کوئی مصیبت آتی تو جناب کبھی کے اشتہاروں کے ذریعہ کائیں کائیں کر کے کان کھا جاتے اور اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یہی خواب سوجھتی کہ او ثناء اللہ کو وہ تکلیف پہونچی اور اُسپر وہ موت جیسی مصیبت آئی لہذا ہمارا دعوےٰ درست اور مباہلہ کا اثر بہت نکلا اور آپکے فونوگراف کا کام دینے والے مرید بھی اپنی ستھری زبانوں سے دن رات مباہلہ کی گردانیں کرتی سنائی دیتی مگر اسوقت جو خاموشی اس مرزائی پارٹی پر باوجود میعاد مباہلہ ایک برس کامل گذرنے کے طاری ہے وہ اس درجہ بدیہی اور آفتاب آمد دلیل آفتاب کی طرح درخشاں ہے کہ کسی دلیل کی محتاج نہیں - انکی حالت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ؎ چناں خفتہ اند کہ گوئی ؏ مردہ اند -

مرزائی جماعت کے جوشیلے ممبرو اب کس وقت کے منتظر ہو تمہارے پیر مغان کی مقرر کردہ مباہلہ کی میعاد کا زمانہ تو گذر گیا - اب تمہارے وہ دعوے اور وہ امیدیں کہاں خاک میں ملکر لیا منیا ہوگئیں جب کہا کرتے تھے کہ ثناء اللہ عنقریب اس مباہلہ کی ہیبت ناک اثر پڑے گا - بتلاؤ اب کیوں تمہارے سروں پر جانور بسیرا لے رہے ہیں ؎

بتاؤ تو نیچی نظر آج کیوں ہے؟ ✤ یہ کیوں دار پڑتا ہے اوچھا تمہارا؟